خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 224 | بدھ 18 جمادی الاول ۔1417ھ 2 اخاء 1375ھش 2 اکتوبر 1996ء

صاحب ایمان کبھی ناامید نہیں ہوتا

انسان کو چاہئے کہ مایوس نہ ہووے۔ گناہوں کا حملہ سخت ہوتا ہے اور اصلاح مشکل نظر آتی ہے مگر گھبرانا نہیں چاہئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو بڑے گناہ گار ہیں۔ نفس ہم پر غالب ہے ہم کیونکر نیکوکار ہو سکتے ہیں ان کو سوچنا چاہئے کہ (صاحب ایمان) کبھی ناامید نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہونے والا شیطان ہے۔ اور کوئی نہیں (صاحب ایمان) کو کبھی بزدل نہیں ہونا چاہئے گو کہ کیسا گناہ سے مغلوب ہو۔ پھر بھی خدا تعالیٰ نے انسان میں ایک ایسی قوت رکھی ہے کہ وہ بہرحال گناہ پر غالب آہی جاتا ہے۔ انسان میں گناہ سوز قوت خدا تعالیٰ نے رکھی ہے۔ جو اس کی فطرت میں موجود ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہزاروں آدمی ہیں کہ ان بیچاروں کو دنیوی مشکلات کی وجہ سے استطاعت نہ ہونے کے باعث قادیان میں آنا دشوار ہے اور انہوں نے بذریعہ خطوط ہی بیعت کی ہوئی ہے۔ بیعت کرنے سے مطلب بیعت کی حقیقت سے آگاہ ہونا ہے۔ ایک شخص نے روبرو ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کی۔ اصل غرض اور غایت کو نہ سمجھا یا پروا نہ کی تو اس کی بیعت بے فائدہ ہے اور اس کی خدا کے سامنے کچھ حقیقت نہیں۔ مگر دوسرا شخص ہزار کوس سے بیٹھا بیٹھا صدق دل سے بیعت کی حقیقت اور غرض و غایت کو مان کر بیعت کرتا ہے اور پھر اس اقرار کے اوپر کاربند ہو کر اپنی عملی اصلاح کرتا ہے وہ اس روبر بیعت کر کے بیعت کی حقیقت پر نہ چلنے والے سے ہزار درجہ بہتر ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 457)

آپ نے دنیا کے سامنے نمونہ پیش کرنا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

دعائیں کریں اور اپنی زندگیوں میں انقلاب عظیم بپا کرنے کی کوشش کریں اور اپنے آپ کو اس وقت کے لئے تیار کریں جب جماعت احمدیہ بحیثیت جماعت اپنی زندگی کی اگلی صدی میں داخل ہو رہی ہو گی اور خدا تعالیٰ کے فرشتے آسمانوں پر ان کے لئے دعائیں کر رہے ہوں گے اور خدا سے کہہ رہے ہوں گے کہ اے خدا! تیرے یہ بندے واقعہ میں اس قابل ہیں کہ اس صدی میں جو آ رہی ہے آگے تیرے دین کو ساری دنیا میں اس معنی میں غالب کر دیں۔ میں مثال دے دیتا ہوں۔ ایک پریس کانفرنس میں جرمنی میں (دین حق کی) تعلیم میں بتا رہا تھا تو ایک صحافی مجھ سے پوچھنے لگا' (باتیں سن کے اس پر اثر ہوا) کہ آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے ملک کے سارے باشندوں کو آپ (احمدی) بنا لیں؟ میں نے کہا نہیں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ (دین حق) کا حسن کچھ اس طرح تمہارے سامنے پیش کروں کہ تم مجبور ہو جاؤ اسے قبول کرنے کے لئے۔ سختی سے تو نہیں کرنا ہم نے۔ خدا آپ کے اندر یہ اہلیت پیدا کر دے کہ (دین حق) کے حسن اور احسان کے جلوے دنیا آپ کی زندگیوں میں کچھ اس طرح دیکھے کہ وہ مجبور ہو جائے دین حق کو قبول کرنے پر اور یہ گواہی دینے پر کہ دین حق اس قسم کا انسان' اس قسم کا مرد' اس قسم کی عورت' اس قسم کا بڑا' اس قسم کا بچہ پیدا کرنا چاہتا ہے اور اپنے ہی فائدہ کے لئے۔ اپنے جسمانی فائدہ کے لئے بھی' اپنے ذہنی فائدہ کے لئے بھی' اپنے اخلاقی فائدہ کے لئے بھی اور خدا تعالیٰ کی رحمتوں کو حاصل کرنے کے لئے روحانی فوائد کے لئے بھی وہ یہ سمجھیں کہ دین حق سے باہر وہ دولتیں اور رحمتیں ہمیں نہیں مل سکتیں' وہ عزتیں اور رفعتیں ہم حاصل نہیں کر سکتے جو دین حق میں داخل ہو کے ہم کر سکتے ہیں' اس لئے ہمیں داخل ہو جانا چاہئے۔ آپ نے ایک نمونہ پیش کرنا ہے دنیا کے سامنے۔ آپ نے دنیا کو بتانا ہے کہ وہ کون سی راہ تھی (-) جو سیدھی خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور اس کی رضا کی جنتوں کی طرف لے جانے والی ہے اس کے لئے تیاری کریں۔ تیاری کرنا شروع کر دیں۔

(از خطبہ 15۔ فروری 1980ء)

ضروری اعلان

○ محلہ دارالرحمت غربی میں صدر انجمن احمدیہ کی ملکیتی اکثر دکانات کرایہ پر حاصل کر لی گئی ہیں۔ صرف دو دکانات خالی ہیں کم سرمایہ والے احباب کے لئے ان معقول کرایہ والی دکانات میں کاروبار شروع کرنے کا اچھا موقع ہے۔ ضرورت مند احباب دفتر ناظم جائیداد سے رابطہ فرماویں۔ جن احباب نے کاروبار شروع نہیں کیا وہ جلد کاروبار شروع کریں۔ تاکہ بجلی کا میٹر بند رہنے کی وجہ سے انہیں فکسڈ چارجز کی شکل میں زیادہ بل ادا نہ کرنا پڑے بعض احباب دلچسپی لیکر بہت کامیابی سے کاروبار کر رہے ہیں۔

(ناظم جائیداد)

غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تقریب شادی

○ محترمہ ممتاز فقر اللہ صاحبہ اسلام آباد سے تحریر کرتی ہیں کہ میری نواسی ڈاکٹر شازیہ چراغ بنت کرنل چراغ الدین کی شادی عزیزی معظم عثمان ابن یو۔ اے۔ مخدوم صاحب کے ساتھ 19۔ ستمبر 1996ء کو اسلام آباد میں بخیر و خوبی انجام پائی۔ اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کے لئے احباب سے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 96-8-30 کو مبارک احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ازراہ شفقت عفان احمد ظفر تجویز فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم میر غلام محمد صاحب کا نواسہ اور چوہدری ناصر احمد سرا صاحب سیکرٹری امور عامہ دارالنصر شرقی ربوہ کا پوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور مخلص خادم دین بنائے۔ آمین۔

درخواست دعا

○ مکرم ناصر احمد بھلی صاحب مربی سلسلہ کارکن شعبہ سمعی و بصری نظارت اشاعت کے والد صاحب مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب سیالکوٹی کا لندن میں مورخہ 26- ستمبر کو مثانہ کا اپریشن ہوا ہے۔ ان کو پیشاب کی تکلیف تھی۔ آپریشن اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ کامیاب ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

ضروری اعلان

○ فضل عمر ہسپتال کے لئے نئی الٹرا ساؤنڈ مشین منگوا لی گئی ہے جس کے ذریعہ ہر قسم کی اندرونی پیچیدہ امراض کی تشخیص کی جا سکے گی۔ ضرورتمند احباب اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔

اجراء شعبہ فیزیوتھراپی اور ہومیو پیتھی

فیزیو تھراپی اور ہومیو پیتھی کے شعبہ جات بھی شروع ہو چکے ہیں اس سہولت سے بھی احباب فائدہ اٹھائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

2- اخاء 1375 ھش　　　2 - اکتوبر 1996ء

خدا تعالیٰ پر ایمان - نیکیوں کا راستہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"جب کہ ایک صاحب ایمان سب باتوں پر خدا تعالیٰ کو مقدم کرلیتا ہے تب اس کا خدا کی طرف رفع ہوتا ہے۔ وہ اسی زندگی میں خدا تعالیٰ کی طرف اٹھایا جاتا ہے اور ایک خاص نور سے منور کیا جاتا ہے۔ اس رفع میں وہ شیطان کی زد سے ایسا بلند ہو جاتا ہے کہ پھر شیطان کا ہاتھ اس تک نہیں پہنچ سکتا۔

ہر ایک چیز کا خدا تعالیٰ نے اس دنیا میں بھی ایک نمونہ رکھا ہے اور اسی کی طرف اشارہ ہے کہ شیطان جب آسمان کی طرف چڑھنے لگتا ہے تو ایک شہاب ثاقب اس کے پیچھے پڑتا ہے جو اس کو نیچے گرا دیتا ہے۔ ثاقب روشن ستارے کو کہتے ہیں۔ اس چیز کو بھی ثاقب کہتے ہیں جو سوراخ کر دیتی ہے۔ اور اس چیز کو بھی ثاقب کہتے ہیں جو بہت اونچی چلی جاتی ہو۔ اس میں حالت انسانی کے واسطے ایک مثال بیان کی گئی ہے۔ جو اپنے اندر ایک نہ صرف ظاہری بلکہ ایک مخفی حقیقت بھی رکھتی ہے۔ جب ایک انسان کو خدا تعالیٰ پر پکا ایمان حاصل ہو جاتا ہے تو اس کا خدا تعالیٰ کی طرف رفع ہو جاتا ہے اور اس کو ایک خاص قوت اور طاقت اور روشنی عطا کی جاتی ہے جس کے ذریعہ سے وہ شیطان کو نیچے گرا دیتا ہے۔ ثاقب مارنے والے کو بھی کہتے ہیں۔ ہر ایک صاحب ایمان کے واسطے لازم ہے کہ وہ اپنے شیطان کو مارنے کی کوشش کرے۔ اور اسے ہلاک کرڈالے۔"

یہ تو ہم سب جانتے ہیں کہ انسان نیک فطرت پر پیدا کیا گیا ہے۔ اس دنیا کا ماحول اور تربیت کے غلط انداز اسے غلطیاں کرنے پر آمادہ کر دیتے ہیں اور وہ آہستہ آہستہ گناہ میں ملوث ہو جاتا ہے لیکن اگر کوئی شخص کوشش کرے کہ وہ اپنی فطرت صحیحہ سے ادھر اُدھر نہ ہو اور اسی کے مطابق ہر کام کرے تو یقیناً وہ ایک اچھی اور بہتر اور نیک زندگی گزار سکتا ہے۔ جو چیز اسے فطرت صحیحہ سے ادھر ادھر کرنے کا باعث بنتی ہے وہ یا تو اس کی غلط تربیت ہوتی ہے یا اس کا غلط ماحول سے متاثر ہو جانا۔ اور جب ایسا ہوتا ہے تو وہ برائی کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور جب ایک برائی کا مقابلہ نہیں کر سکتا تو دوسری برائی بھی آجاتی ہے۔ اور اس طرح نیکی کا خیال اس کے دل سے محو ہونے لگتا ہے۔ اپنے آپ کو صحیح راستے پر رکھنے کے لئے کوشش کی ضرورت ہے۔ اور چونکہ انسان کسی وقت بھی اور کسی بات میں بھی غلط راستے پر چل سکتا ہے اس لئے صحیح راستے پر رہنے کی کوشش تسلسل چاہتی ہے۔ اسی لئے حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ صبح یہ گواہی دے کہ رات اچھی طرح گزاری اور رات یہ گواہی دے کہ دن اچھی طرح گزارا۔ مطلب یہ ہے کہ کوشش روز و شب ہونی چاہئے۔ ہر لحہ اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ نیکی کرنی ہے اور بدی سے باز آنا ہے۔ اور ہر وہ شخص جو ایسا کرے خدا تعالیٰ بھی اس کی مدد کرتا ہے اور اس کے دل میں نیکیوں کی اہمیت اور اجاگر ہونے لگتی ہے۔

مثال کے طور پر یہ کہا گیا ہے کہ انسان اپنے شیطان کو مارنے کی کوشش کرے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہر بدی سے بچنے کی کوشش کرے اور اگر کبھی بدی کا خیال آئے تو فوری طور پر کوئی نہ کوئی نیکی کر لے تاکہ بدی کا خیال بھی زائل ہو جائے اور وہ ایک دفعہ پھر صحیح راستے پر گامزن ہو کر اپنی زندگی کو بہتر سے بہتر بناتا چلا جائے۔ ایسا کرنے کے لئے جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے۔ خدا تعالیٰ پر پکا ایمان ہونا بھی لازمی ہے۔

جب ہم ہر وقت یہ سوچیں کہ خدا تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے اور ہمیں کیا کرنا چاہئے اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی ہی کے حصول میں کوشاں رہیں تو یقیناً کہا جا سکتا ہے کہ ہمیں خدا تعالیٰ پر پکا ایمان حاصل ہے۔ یہ ایمان ہر لحہ ہماری مدد کرتے ہوئے ہمیں نیکیوں پر ابھارتا ہے اور بدیوں سے دور رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ہر لمحہ اس پر پکا ایمان رکھتے ہوئے نیکیوں میں آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں۔

کامیابی کی تمنّا ہے، لگن سے کام کر
مشکلوں کا سامنا ہے، مشکلوں سے تُو نہ ڈر
"مشکلیں کیا چیز ہیں مشکلکشا کے سامنے"
تُو دعا کر اور درِ مولا پہ رکھدے اپنا سر

ابوالاقبال

○

بتاؤں کیا تجھے ہمدم کہ میخانے پہ کیا گزری
جنابِ ساقیٔ مہوش کے مستانے پہ کیا گزری

شبستانِ صداقت میں فروزاں شمعِ ملت ہے
مگر معلوم ہے تجھ کو؟ کہ پروانے پہ کیا گزری

یقیں محکم عمل پیہم بھی تھا جمعِ منظّم بھی
عجب ہے دشتِ غربت میں یہ دیوانے پہ کیا گزری

مری سرسبز کھیتی یعجب الزداع ہے لیکن
نہ بھول اس بات کو زیرِ زمیں دانے پہ کیا گزری

بلائے قومِ پنہاں زیرِ خود گنجِ کرم دارد
گذر زیں شکوۂ بے جا کہ کاشانے پہ کیا گزری

چٹان آسا رہو جم کر۔ یہ ہیں دن ابتلاؤں کے
نہ دیکھو یہ کہ دیوانے پہ فرزانے پہ کیا گزری

وہ دیکھو منزلِ مقصود اٹھاؤ اب قدم جلدی
جو تم سے پہلے گزرے ان کے ستانے پہ کیا گزری

دعاؤں ہی سے اکملؔ مشکلیں حل ہوتی آئی ہیں
مرادیں اپنی پہلے بھی اسی صورت سے پائی ہیں

الفضل 9-اپریل 1949ء　　　قاضی محمد ظہور الدین اکملؔ

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

دعا کے ذریعہ دنیا کی کُل حکمتیں ظاہر ہوئی ہیں

غرض جبکہ ہماری روح ایک چیز کے طلب کرنے میں بڑی سرگرمی اور سوز و گداز کے ساتھ مبدء فیض کی طرف ہاتھ پھیلاتی ہے اور اپنے تئیں عاجز پاکر فکر کے ذریعہ سے کسی اور جگہ سے روشنی ڈھونڈتی ہے تو در حقیقت ہماری وہ حالت بھی دعا کی ایک حالت ہوتی ہے۔ اسی دعا کے ذریعہ سے دنیا کی کل حکمتیں ظاہر ہوئی ہیں اور ہر ایک بیت العلم کی کنجی دعا ہی ہے۔ اور کوئی علم اور معرفت کا دقیقہ نہیں جو بغیر اس کے ظہور میں آیا ہو۔ ہمارا سوچنا ہمارا فکر کرنا اور ہمارا طلب امر مخفی کے لئے خیال کو دوڑانا یہ سب امور دعا میں داخل ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

پس آئندہ نسلوں کے اعتبار سے دیکھیں تو تب بھی جیسا کہ (اللہ کا فرمان ہے) (-) ہر جان کو خدا متنبہ کر رہا ہے کہ تم نے کل کے لئے کیا تیاری کی ہے۔ حدیث نبویؐ جو میں نے سنائی تھی اس کا مضمون بھی اسی (-) سے تعلق رکھتا ہے۔ جب ایک صحابیؓ نے دریافت کیا کہ قیامت کب آئے گی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ قیام کی پوچھ رہے ہو لیکن اس کے لئے تیاری کیا کی ہے۔ اپنے نفس کو تیار پاتے بھی ہو۔ پس آج بھی یہی سوال ہے جو سب سے اہم سوال ہے کہ تم نے آنے والے کل کے لئے کیا تیاری کی ہے۔ کن اولادوں کو آگے بھیجو گے۔ کیا وہ خدا کی عبادت گزار نسلیں ہوں گی یا عبادت سے غافل نسلیں ہوں گی۔ نئے آنے والے مہمانوں کے لئے جو جوق در جوق احمدیت میں داخل ہوں گے تم نے کیا تیاری کی ہے؟ اگر وہ بے (دین) ماحول میں داخل ہوں گے تو وہ بھی (عبادت نہ کرنے والے) بن جائیں گے۔ اگر ایسے عبادت کرنے والوں میں داخل ہوں گے جو کھوکھلی عبادت کرنے) والے ہیں اور ریاکار ہیں تو وہ بھی کھوکھلی (عبادت کریں) گے اور ریاکار بن جائیں گے۔ اس لئے ایسے (عبادت گزار) پیدا کرنے کی ضرورت ہے جو خاشعون ہوں۔ اور اگر آپ خاشعون نہیں بنیں گے تو پھر (عبادات) ہمیشہ آپ پر بھاری رہیں گی اور آپ وہ بوجھ نہیں اٹھا سکیں گے۔ آج نہیں تو کل وہ بوجھ گر جائے گا۔ آپ نہیں تو آپ کی اگلی نسل اس بوجھ کو پھینک دے گی۔ اس لئے ضروری ہے کہ (عبادت) کو گہرا کیا جائے اس میں خشوع پیدا کیا جائے۔ لیکن بہرحال جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ تو ابھی بہت بعد کی منازل ہیں۔ ایک لحاظ سے یہ پہلی منزل بھی ہے کیونکہ جب خشوع کے حالات پیدا ہو جائیں تو پھر (عبادات) آسان ہونے لگ جاتی ہیں۔ اور بعد کی منزل یہ اس لحاظ سے ہے کہ آپ نے اپنے بچوں کی تربیت کرنی ہے تو ان کو خشوع کے مقام تک پہنچانے کے لئے آپ کو بہت محنت کرنی پڑے گی۔ آپ کو ذاتی تعلق رکھنا پڑے گا، ذاتی قابلیتوں کو استعمال کرنا پڑے گا تب جاکر آپ کی آئندہ آنے والی نسلیں سچی (عبادت گزار) بن سکیں گے۔

پھر افریقہ میں یا دوسرے ممالک میں...... بہت سے مربی بنانے پڑیں گے۔ جو پہلے احمدی ہو چکے ہیں اور جن کی پہلے تربیت ہو چکی ہے آپ ان کو اپنی مدد کے لئے استعمال کریں۔ افریقہ کے مزاج کی سادگی جو ہے اس کے اندر ایک خاص حسن پایا جاتا ہے۔ بہت سی دوسری قومیں آج کی مصنوعی زندگی کے نتیجہ میں اس حسن سے عاری ہو چکی ہیں۔ لیکن افریقہ کی سادگی میں یہ حسن ہے کہ جب وہ بات مانتے ہیں تو پھر پوری اطاعت اور فرمانبرداری کے ساتھ مانتے ہیں اور پھر پوری طرح سے تعاون بھی کرتے ہیں۔ اس قوم میں یہ بہت ہی پیاری سادگی ہے۔ اس سے ہمارے مربی استفادہ کریں۔ اگر وہ ان کو سمجھائیں اور سکھلائیں تو اپنے افریقن مزاج کی وجہ سے وہ بڑے پرجوش معلم بنتے ہیں۔ پھر افریقن لوگوں میں ایک یہ بھی خوبی ہے کہ پھر وہ اچھی بات کو (-) دوسروں تک پہنچاتا ہے۔ ایک دفعہ پہنچا کر چپ نہیں ہو جاتا۔ جب اس کو اچھی بات سکھلا دیں تو پھر کہتا چلا جاتا ہے۔ اس لئے ان میں جہاں بعض کمزوریاں پائی جاتی ہیں وہاں بعض قوتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو ان قوتوں کی طرف بھی متوجہ فرماتا ہے۔ ان سے فائدہ اٹھاؤ کوئی جگہ بھی ایسی نہیں ہے جہاں کمزوریوں کے مقابل پر خدا تعالیٰ نے کچھ فوقیتیں کچھ قوتیں نہ رکھ دی ہوں جو کمزوریوں سے مقابلے کے لئے آپ کو نئی طاقتیں عطا کر سکتی ہیں۔ پس میرا آج کا خطبہ صرف اسی موضوع سے تعلق رکھتا ہے۔

جب میں نے جماعت کو تنبیہ کی تو خصوصیت سے انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ، یہ تینوں تنظیمیں میرے سامنے تھیں۔ جماعت احمدیہ کے اصل بنیادی نظام کا ڈھانچہ تو صدارت یا امارت کا نظام ہے لیکن اس قسم کے کاموں میں جہاں WAR-FOOTING (جنگی بنیادوں) پر کام کرنے ہوتے ہیں وہاں تقسیم کار کے اصول پر کاربند ہونا ضروری ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر جب کوئی قوم ایک عظیم جنگ میں مصروف ہو جائے تو اگر کاموں کو تنظیموں کے اندر بانٹ دیا جائے تو وہ کام زیادہ عمدگی کے ساتھ زیادہ تفصیل کے ساتھ نظر رکھتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔ اس لئے جماعتوں کی ان تین ذیلی تنظیموں سے میں خصوصیت کے ساتھ مخاطب ہوں کہ یہ اپنے اپنے دائرے میں بہت محنت اور کوشش کریں۔ ماؤں پر بہنوں پر بھائیوں پر یعنی خاندان کے اندر والدین پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اس لئے کہ وہ آخری صورت میں خدا کے سامنے جوابدہ ہیں۔ ہر خاندانی یونٹ کسی نہ کسی تنظیم سے تعلق رکھتا ہے اس لئے جیسا کہ (کلام الٰہی) نے بیان فرمایا ہے (عبادت) کے قیام کا آخری کارخانہ خاندان ہی ہوگا اس کارخانے تک پہنچنے کے لئے اسے بیدار کرنے کے لئے اسے حرکت دینے کے لئے جماعت کی مختلف تنظیمیں قائم ہیں۔ پس لجنہ عورتوں کو تو متوجہ کرے اور آخری نظر اس بات پر رکھے کہ اہل خانہ کے اندر (عبادت) قائم کرنے کی ذمہ داری خود اہل خانہ کی ہے۔ لجنہ عورتوں سے کہے کہ آپ ہم سے سیکھیں اور پھر اپنے بچوں کو سکھائیں، اپنے خاوندوں کو اپنے بیٹوں کو اپنی بیٹیوں کو بار بار پانچ وقت (عبادت) کی طرف متوجہ کرتی رہیں۔ جو مرد یا بچے عبادت کے وقت گھر میں بیٹھے ہوئے ہیں...... عورتیں ان کو اٹھائیں کہ تم (عبادت) کے لئے جاؤ، عبادت کرکے واپس آؤ پھر آرام سے بیٹھ کر کھانا کھائیں گے اسی طرح بچوں کو بھی (عبادت) کے لئے تیار کریں اور گھر کی بیٹیوں پر نظر رکھیں کہ وہ (عبادت) ادا کر رہی ہیں۔ والدین میں سے باپ کی اول ذمہ داری ہے مگر بیٹیوں کے معاملہ میں باپ کے اوپر کچھ مشکلات بھی ہوتی ہیں اس کو یہ پتہ نہیں لگتا کہ اس نے کب (عبادت) کرنی ہے کب نہیں (کرنی) اس لئے وہاں جب تک ماں مدد نہ کرے اس وقت تک باپ پوری طرح اپنے فرائض کو ادا نہیں کر سکتا۔ اور بھی بہت سے مسائل ہیں (عبادت) سے تعلق رکھنے والے جو ماں سکھا سکتی ہے۔ اس لئے جہاں تک لجنہ کا تعلق ہے وہ عورتوں کو سنبھالیں اور بچیوں کو سنبھالیں اور گھر کے اندر ان کو طریقے بتائیں کہ اس طرح تم نے اپنے گھروں میں (عبادت) کو قائم کرنا ہے۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ لجنہ (عبادت) کی تلقین شروع کر دے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ لجنہ گھروں میں (عبادت) قائم کرنے کے طریقے سمجھائے اور مستورات کو یہ بتائے کہ تم نے (عبادت) کے قیام کے سلسلے میں سوسائٹی کی کیا مدد کرنی ہے۔ اور پھر لجنہ یہ رپورٹیں لے کہ عورتیں کس حد تک (عبادت) کو اپنے گھروں میں قائم کرنے میں کامیاب ہو چکی ہیں یہ ذمہ داری ہے جو میں لجنہ پر ڈال رہا ہوں۔

اسی طرح خدام نوجوانوں کو صرف یہ تلقین نہ کریں کہ تم (عبادت) میں آؤ بلکہ یہ تلقین کریں کہ تم خود بھی آؤ اور اپنے بھائیوں کو بھی (عبادت) پر قائم کرو اور اپنے والدین کو بھی (عبادت) پر قائم کرنے کی کوشش کرو کیونکہ بعض جگہ ایسا بھی ہو رہا ہے کہ بچے تو عبادت کے پابند ہیں۔ لیکن بڑے خود (عبادت) کی ادائیگی میں غفلت برت رہے ہیں۔ بعض نوجوان بچے مجھے خط لکھتے ہیں کہ ہمیں بہت تکلیف ہے، ہمارے والد صاحب (عبادت) نہیں پڑھتے، ہم بہت سمجھاتے ہیں لیکن وہ توجہ نہیں دیتے ان کو (عبادت) کی عادت ہی نہیں اس لئے آپ ان کو خط لکھیں۔ چنانچہ ایک بچے نے بڑے درد سے مجھے خط لکھا، میں نے اس کی خواہش کے مطابق اس کے والد کو خط لکھا اور پھر مجھے وہاں کی امارت کی طرف سے اطلاع ملی کہ اس خط نے اثر دکھایا ہے اور خدا کے فضل سے اس نے (عبادت) شروع کر دی ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ اگر ایسے نوجوان اپنے والدین کو (عبادت) کا پابند بنانے کے لئے بے قرار ہوں تو وہ بھی بڑا کام کر سکتے ہیں اس کے ساتھ اگر وہ دعا بھی مانگیں گے تو اس سے بہت غیر معمولی فائدہ پہنچے گا۔ دوسروں کو دعاؤں کی تحریک کریں گے تو اس طرح بھی خدا کے فضل سے فائدہ پہنچے گا۔

انصار کو یہ توجہ دلانی چاہئے اپنے ممبران کو کہ تم اس عمر میں داخل ہو گئے ہو جس میں جوابدہی کے قریب تر جا رہے ہو۔ ویسے تو ہر شخص ایک لحاظ سے ہر وقت ہی جوابدہی کے قریب رہتا ہے لیکن انصار بحیثیت جماعت کے اپنی جوابدہی میں قریب تر ہیں۔ اور جو وقت پہلے گزر چکا ہے اس میں اگر کچھ خلا رہ گئے ہیں وہ ان کو بھی پورا کرنا شروع کریں، اس طرح ان کا کام اور ذمہ داری دوہری ہو جاتی ہے۔ ان کو چاہئے کہ وہ موجود وقت کی ذمہ داریاں بھی پوری کریں اور گزشتہ گزرے ہوئے وقت کے خلاء بھی پورے کریں۔ انصار اپنے ساتھیوں کو بتا بتا کر اس طرح بیدار کریں کہ ان کو اپنی فکر پیدا ہو۔ وہ انہیں بتائیں کہ (-) تمہیں کل کے لئے فکر کرنی چاہئے کہ تم نے کیا آگے بھیجا ہے۔ (-) اس لئے ان کو بیدار کریں جگائیں اور کہیں کہ اگر تم اپنے گھروں میں (عبادت) قائم کئے بغیر آنکھیں بند کر گئے تو کتنا حسرت ناک انجام ہوگا، (عبادت نہ کرنے والی) نسلیں جو اپنے مقصد سے عاری ہیں جن کو خدا نے پیدا تو کسی اور غرض سے کیا تھا اور وہ کسی اور طرف رخ اختیار کر چکی ہیں وہ پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہو تمہارے ہاتھ بالکل خالی ہیں، وہاں پیش کرنے کے لئے تمہارے پاس کچھ بھی باقی نہیں رہا، خدا کو کیا جواب دو گے کہ جو امانت اس نے تمہارے سپرد کی تھی تم نے ان کو کیا سے کیا بنا ڈالا، کیسے حال میں انہیں پیچھے چھوڑ کر آئے ہو۔ اس رنگ میں انہیں بیدار کریں، خاص تعہد کے ساتھ۔ اپنا پروگرام ایسا بنائیں کہ پھر ان کو سونے نہ دیں۔

تنظیمیں نسبتاً زیادہ بیدار رہ سکتی ہیں اگر وہ ایک معین پروگرام بنالیں ہر ہفتے یا ہر مہینے میں ایک دفعہ خاص (عبادت) کے موضوع پر غور کرنے کے لئے اکٹھے مل کر بیٹھا کریں گے۔ ہمیشہ کے لئے مجلس عاملہ کا ایک اجلاس مقرر ہو جائے جس کا موضوع سوائے (عبادت) کے کچھ نہ ہو۔ اس دن لجنہ بھی (عبادت) پر غور کر رہی ہو۔ خدام بھی (عبادت) پر غور کر رہے ہوں، انصار بھی عبادت پر غور کر رہے ہوں۔ سب اپنی اپنی جگہ ہمیشہ کے لئے یہ فیصلہ کر لیں کہ اب ہم نے ہر مہینہ میں کم از کم ایک مرتبہ ضرور اس موضوع پر بیٹھ کر غور کرنا ہے۔ جہاں حالات ایسے ہیں کہ ہر مہینے اکٹھے نہ ہو سکتے ہوں۔ وہاں دو مہینے میں ایک اجلاس مقرر کر لیں، اس پر صبر دکھائیں۔ ہر دفعہ جائزہ لیا کریں کہ ہمیں اس عرصہ میں کتنا فائدہ پہنچا ہے، اس عرصے میں کتنے نئے عبادت گزار بنے، کتنوں کی (عبادت) کی حالت ہم نے درست کی، کتنوں کو (عبادت) میں لطف حاصل کرنے کے ذرائع بتائے اور ان کی مدد کی۔ اور بہت سے پہلو ہیں، وہ ان سب پہلوؤں پر غور کیا کریں اور ہر دفعہ اپنا محاسبہ کریں کہ ہم کچھ مزید حاصل کر سکے ہیں یا نہیں۔ اگر اس جہت سے اس طریق پر وہ کام شروع کریں گے تو امید ہے کہ ہم بہت تیزی کے ساتھ اپنے اس مقصد کی طرف بڑھ رہے ہوں گے جس کی خاطر ہمیں پیدا کیا گیا ہے، (اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) اور جب ہم مقصد کی طرف بڑھ جائیں اور جب ہم مقصد کو حاصل کر رہے

باقی صفحہ 5 پر

ایک اچھی بات

دعا میں کوشش ہر دو طرف سے ہونی ضروری ہے۔ دعا کرنے والا خدا تعالیٰ کے حضور میں توجہ کرنے میں کوشش کرے اور دعا کرانے والا اس کو توجہ دلانے میں مشغول رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترتیب- پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی- سویڈن

گول میز کانفرنس کے تین راوی

سر ظفر اللہ خان

اور اب تیسرے گواہ سر ظفراللہ خان آپ نے اپنی سوانح عمری تحدیث نعمت' میں تفصیل سے گول میز کانفرنس کے واقعات و احوال پر روشنی ڈالی ہے۔ تحدیث نعمت میں لکھتے ہیں:۔

"پہلی گول میز کانفرنس میں اگرچہ کانگرس کے نمائندے شامل نہیں تھے اور یقیناً یہ بہت بڑا خلا تھا۔ اور تمام مندوبین حکومت کے منتخب کردہ تھے۔ پھر بھی 'مسٹر شاستری سر تیج بہادر سپرو' مسٹر جیکار' سر چمن لال سیتلواڈ' مسٹر فیروز سیٹھنا۔ سرمانک جی دادا بھائی' مسٹر چنتا منی' رائے پی پاڑو' سر راما سوامی مدلیار' سر آغا خان' مولانا شوکت علی' مولانا محمد علی' سر میاں محمد شفیع مسٹر جناح (قائداعظم) سر سید سلطان احمد' نواب صاحب چنار اور خان بہادر حافظ ہدایت حسین' سر عبدالحلیم غزنوی' مولوی ابوالقاسم فضل حق' سر غلام حسین ہدایت اللہ' نواب سر عبدالقیوم خاں' بیگم شاہنواز' سردار اجین سنگھ سردار سمپورن سنگھ' مسٹر جوشی' مسٹر امبید کار' نواب صاحب بھوپال' مہاراجہ بیکانیر' سر اکبر حیدری' سر مرزا اسماعیل' مسٹر لیاقت علی خاں اور دیگر کئی ممتاز شخصیتوں کی موجودگی اس امر کی ضامن تھی کہ

ہر نقطہ نگاہ کے اظہار کے لئے کانفرنس میں پورا موقع میسر ہوگا۔

پہلی گول میز کانفرنس میں خان بہادر میاں عبدالعزیز فلک پیما اور مسٹر اے ایم لطیفی سیکرٹریٹ میں شامل تھے مسٹر لطیفی بعد کے اجلاسوں میں بھی شامل رہے اور مسلم وفد کے لئے بہت مفید ثابت ہوئے۔ سید امجد علی صاحب اپنے خرچ پر تمام اجلاسوں میں شامل رہے اور مسلم وفد کے سیکرٹری کے طور پر بہت مفید خدمات سرانجام دیتے رہے۔ فجزاہم اللہ۔ مسلم وفد کے نجی اجلاس عموماً سر آغا خاں کی صدارت میں ان کے رٹز ہوٹل کے کمرہ میں ہوتے رہے"

سر آغا خاں کی قیادت ہز ہائی نس سر آغا خاں کی قیادت مسلم اراکین کانفرنس کے لئے بے شمار فوائد کا موجب ہوئی۔ آپ کی باوقار شخصیت محتاج تعارف نہیں تھی۔

کانفرنس کے تمام حلقوں میں آپ نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ ارباب حکومت میں شاید ہی کوئی ہو جس کے ساتھ آپ کا ذاتی تعارف نہ ہو انگریزی محاورہ میں سب دروازے بغیر دستک کے آپ کے لئے کھل جاتے تھے۔ ہفتہ میں دو تین بار مسلم اراکین آپ کی قیادت میں جمع ہو کر کانفرنس کے پروگرام اور کارروائی کے متعلق مشورہ کرتے تھے۔ یہ اجتماع اگرچہ غیر رسمی ہوا کرتے تھے۔ لیکن مسلم وفد کی یک جہتی کو قائم رکھنے اور مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے سلسلے میں تدابیر سوچنے اور انہیں عمل میں لانے میں نہایت ممد تھے۔

دوسرے اجتماع میں گفتگو شروع ہونے سے پہلے ڈاکٹر شفاعت احمد خاں صاحب نے ایک رجسٹر سامنے رکھ لیا اور فرمایا مجھے اجازت دیجئے کہ بحیثیت سیکرٹری وفد میں پچھلے اجلاس کی کارروائی کی رپورٹ پڑھ کر سنا دوں۔ اس پر قائداعظم مسٹر جناح نے ذرا ترش لہجہ میں فرمایا۔

"آپ کو سیکرٹری کس نے مقرر کیا تھا ہم کوئی رپورٹ سننا نہیں چاہتے نہ کسی رپورٹ کے مرتب کرنے کی اجازت دے سکتے ہیں۔"

مختلف آئینی مسائل پر غور کرنے کے لئے کمیٹیاں تجویز کی گئیں۔ اسی دن کانفرنس کے دفاتر کے کمروں میں سے ایک میں مسلم وفد کا اجتماع اس غرض سے ہوا کہ ان کمیٹیوں میں مسلم وفد کی نمائندگی کے لئے اراکین نامزد کئے جائیں۔ اس اجتماع میں بھی ڈاکٹر شفاعت احمد خان صاحب نے سیکرٹری کے فرائض خود اپنے ذمے لے لئے۔ میری نشست ڈاکٹر صاحب کے بالکل ساتھ تھی۔ جو نام تجویز ہوتا ڈاکٹر صاحب متعلقہ کمیٹی کے عنوان کے نیچے اسے درج فرما لیتے۔ میاں سر محمد شفیع کی تحریک پر میرا نام تین کمیٹیوں کے لئے تجویز ہوا لیکن ڈاکٹر صاحب نے کہیں درج نہ فرمایا۔ جب نامزدگی کی کارروائی ختم ہو گئی تو میاں سر محمد شفیع صاحب نے ڈاکٹر صاحب سے فرمایا جس جس کمیٹی کے لئے جو جو نام تجویز ہوئے ہیں وہ پڑھ کر سنا دیجئے۔ جب میاں صاحب نے دیکھا کہ میرا نام کسی کمیٹی کے لئے درج نہیں کیا گیا تو بڑے جوش سے ڈاکٹر صاحب سے فرمایا جن تین کمیٹیوں کے لئے ظفراللہ خاں کا نام تجویز کیا گیا ان کے لئے اس کا نام درج کرو ورنہ ہم تمہارا نام ہر ایک کمیٹی میں سے کاٹ دیں گے۔ ڈاکٹر صاحب کو چاروناچار تعمیل کرنا پڑی۔

`جن کمیٹیوں میں مجھے نامزد کیا گیا ان میں سے دو کے چیئرمین لارڈز ٹینسیڈ تھے جو لارڈ رونلڈ شے کے نام سے بنگال کے گورنر رہ چکے تھے اور 1935ء میں سر سموئیل ہور کے فرسٹ لارڈ آف ایڈمیرلٹی ہونے پر وزیر ہند مقرر ہوئے۔ تیسری کمیٹی کے چیئرمین مسٹر ہینڈرسن تھے جو اس وقت وزیر خارجہ تھے اور بعد میں کمشن ڈس آرمامینٹ کے چیئرمین ہوئے۔ برطانوی مدبرین' والیان ریاست اور ہندوستان بھر کے آزمودہ کار سیاسی رہنماؤں کے اجتماع عظیم میں میں ایک نو آموز طفل مکتب تھا اور کسی شمار میں نہ تھا۔ ڈاکٹر شفاعت احمد خاں صاحب نے میرا نام کمیٹیوں کی فہرست میں شامل نہ کرنے میں میری ناتجربہ کاری کا صحیح اندازہ کیا تھا لیکن جہاں پختہ کار صاحب تجربہ احباب مفید اور کارآمد تجاویز پیش کر سکتے تھے اور قیمتی مشورے دے سکتے تھے۔ وہاں ایک کودک نادان کے لئے نئے نئے تجربات حاصل کرنے اپنی حد نگاہ کو وسعت دینے اور اہل دانش کے فہم و ادارک سے فائدہ اٹھانے کے بہت سے مواقع تھے۔ ہز ہائی نس سر آغا خاں صاحب مستقبل کے قائداعظم اور بانی پاکستان مسٹر جناح' مولانا محمد علی صاحب' دوسری اور تیسری کانفرنس کے دور ان علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال' میاں سر محمد شفیع صاحب' سر سید سلطان احمد صاحب مولوی ابوالقاسم فضل الحق صاحب کی صحبت کا میسر آنا بھی میرے لئے غنیمت اور باعث فخر تھا ان کے علاوہ ہز ہائی نس نواب صاحب بھوپال نواب سر اکبر حیدری صاحب سر مرزا اسماعیل جیسے حکمرانوں اور مدبروں کے ساتھ اگر تبادلہ خیال نہیں تو کم سے کم ان کے نتائج فکر سے آگاہی۔ پھر تیج بہادر سپرو اور مسٹر جیکار جیسے آزمودہ کار قانون اور سیاست کے ماہرین کی کانفرنس میں شمولیت میرے جیسے مبتدی کے لئے ان سے کچھ سیکھنے کے نادر مواقع مہیا کرتے تھے۔

پنجاب کے نمائندوں کی طلبی

کانفرنس کے دوران وزیراعظم برطانیہ نے فرقہ وارانہ مسائل کو سلجھانے کی خاطر پنجاب کے نمائندوں کو طلب کیا اور دو تین اجلاسوں میں کوشش کی کہ کوئی صورت مفاہمت کی پیدا ہو جائے۔ لیکن کوئی نتیجہ مترتب نہ ہوا۔ اسی گفتگو کے دوران میں ہندو نمائندگان نے سکھ نمائندگان کو پیش پیش رکھا۔ جن کے مطالبات اتنے غیر متناسب تھے کہ وزیراعظم سارا وقت انہیں کے ساتھ الجھے رہے اور آخر اپنی کوشش ترک کرنے پر مجبور ہو گئے۔ سکھ نمائندگان اور ان کے مطالبات کے متعلق انہوں نے فرمایا

The delightful people are qiute willing to be content within maximum

"والیان ریاست طبعاً وفاقی نظام کے اندر اپنے حقوق اختیارات اور مخصوص مراعات کے ہر پہلو سے تحفظ کے خواہش مند تھے اس لئے کانفرنس میں جو آواز ان کی طرف سے اٹھائی جاتی تھی (وہ بظاہر ایک مضبوط اور متفقہ آواز تھی۔ اور بہت توجہ سے سنی جاتی تھی۔ اور اسے بہت اہمیت دی جاتی تھی۔ کانفرنس کے اجلاسوں میں جن دو جملوں کی کثرت سے تکرار ہوتی تھی وہ

your Highness اور

Their Highness اور تھے شام کی دعوتوں میں تو ٹوسٹ ماسٹر ہر باران الفاظ کے ساتھ مہمانوں کی توجہ کا طالب ہوتا تھا۔

Gentlemen pray for Silence your Highness, Your Grace your Excellencies, My Lord, Ladies and

مولانا محمد علی صاحب نے ایک اجلاس میں اس تکرار سے تنگ آ کر فرمایا مسٹر چیئرمین Their Higness کی طرف سے تو ہم بہت کچھ سن چکے اب Our Lowness کو بھی کچھ کہنے کا موقعہ ملنا چاہئے

کانفرنس کے آخری اجلاس میں وزیراعظم میکڈانلڈ خود صدارت فرما رہے تھے۔ میرے دل میں ایک خلش تھی۔ کانفرنس کے دوران میں کمیٹیوں کے اجلاسوں میں طبعاً مسلم نمائندگان تحفظ حقوق کی خاطر اپنے مطالبات پر زور دیتے رہے تھے ان کا موقف یہ رہا کہ ہم آزادی اور مساوات کی طرف جلد جلد قدم اٹھانا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ آزادی صرف بیرونی اقتدار سے آزادی تک محدود نہیں ہونی چاہئے اور یہ مساوات صرف بیرونی اور بین الاقوامی ہی نہیں ہونی چاہئے بلکہ ملک کے تمام طبقوں کے درمیان مساوات ہونی چاہئے اور یہ صورت حال عملاً قائم کرنے اور مضبوط کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اقلیتوں کے سیاسی معاشرتی تمدنی اور ثقافتی حقوق اور اقتدار کی آئینی حفاظت کا سامان کیا جائے لیکن ہمارے موقف کو برطانوی اور ہندوستانی عناصر کی طرف سے بگاڑ کر پیش کیا جاتا تھا اور یہ تاثر پریس کے ذریعہ اور دیگر ذرائع سے پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی تھی کہ مسلمان آزادی کے رستہ میں روک بن رہے ہیں۔

میں یہ چاہتا تھا کہ اس آخری اجلاس میں ہمارے موقف کی وضاحت میں ایک دو فقرے کہہ دیئے جائیں جو اس تاثر کو زائل کرنے میں ممد ہوں۔ میں انتظار میں رہا لیکن میری یہ خواہش پوری ہوتی نظر نہ آئی۔ آخر میں نے اپنا ہاتھ اٹھایا کہ شاید وزیراعظم کی نظر انتخاب مجھ پر بھی پڑے حسن اتفاق سے مسٹر ہینڈرسن (جن کی صدارت میں کام کر چکا تھا اور جو وزیراعظم کے ساتھ ہی بیٹھے ہوئے تھے) کی نظر مجھ پر پڑی اور انہوں نے وزیراعظم کے کان میں کچھ کہا جس پر وزیراعظم نے مجھے بولنے کی اجازت عنایت فرمائی۔ میں نے گزارش کی کہ مسلم نمائندگان جہاں وطن کی آئینی ترقی کے بسرعت ظہور میں آنے کے شدت سے متمنی اور خواہاں ہیں وہاں ان کی یہ بھی آرزو ہے کہ ہندوستان کا جو آئینی قصر تیار ہو اس کی وضع اور نقش و نگار کی رنگینیاں اور بوقلمونیاں ایک ہی ثقافتی رنگ لئے ہوئے نہ ہوں بلکہ ہندوستان کی متعدد ثقافتوں کی جھلکیاں ان میں نمایاں ہوں اور ان کے حسن کو دوبالا سہ بالا کرنے میں ممد ہوں۔ ساتھ ہی ان کی یہ بھی تمنا ہے کہ اس قصر کے تعمیر کرنے میں اور ملک کے تمام تعمیری منصوبوں میں تعاون خدمت اور قربانی کے مناسب مواقع انہیں بھی میسر آتے رہیں اور وہ اس فخر سے محروم نہ ہوں۔

"یہ ایک ایسی جائز خواہش ہے کہ اس سے اختلاف کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی"

سمجھوتے کی کوشش دوسری گول میز کانفرنس کے موقعہ پر مسز سروجنی نائیڈو کانفرنس میں شریک نہیں تھیں لیکن لندن میں موجود تھیں۔ انہوں نے کوشش شروع کی کہ گاندھی جی اور مسلم وفد کے درمیان سمجھوتے کی کوئی صورت پیدا ہو جائے۔ چنانچہ یہ قرار پایا کہ گاندھی جی مسلم وفد کے ساتھ تبادلہ خیالات کے لئے ہز ہائی نس سر آغا خاں کے ہاں رٹز ہوٹل میں شام کے کھانے کے بعد تشریف لائیں گے مسلم

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وفد کے سب اراکین بروقت گاندھی جی کے انتظار میں چشم براہ تھے۔ دروازہ کھلا اور گاندھی جی تشریف لائے۔ تمام حاضرین تعظیماً کھڑے ہو گئے۔ ہزہائی نس سر آغا خاں نے سب کی طرف سے عظیم المرتبت مہمان کو خوش آمدید کہا اور آرام کرسی آپ کے بیٹھنے کے لئے پیش کی گاندھی نے انکار میں سر ہلایا مسکرائے اور فرمایا مجھے فرش پر بیٹھنا پسند ہے۔ آپ کے دائیں ہاتھ میں ساگوان کا ایک خوبصورت بکس تھا جو آپ نے فرش پر اپنے سامنے رکھ لیا اور قالین پر تشریف فرما ہو گئے۔ حاضرین میں سے بعض اراکین معزز مہمان کے احترام میں قالین پر بیٹھ گئے لیکن سب کے لئے فرش پر بیٹھنے کی گنجائش نہیں تھی اس لئے باقی لوگ کرسیوں اور صوفے پر بیٹھ گئے گاندھی جی نے بڑے اطمینان سے اپنا بکس کھولا۔ میں اس انتظار میں تھا کہ دیکھیں اس میں کیا برآمد ہوتا ہے۔ بکس کھلنے پر اس میں سے ایک چھوٹا سا بہت خوبصورت پیتل کا چرخہ نکلا جو تہہ کیا ہوا تھا۔ گاندھی جی نے احتیاط سے کھول کر اسے فرش پر رکھا اور خاموشی سے چرخہ کاتنا شروع کر دیا۔ جب دو ایک تاریں نکال چکے تو نگاہ اوپر اٹھائی اور مسکراتے ہوئے اشارہ کیا کہ ہم گفتگو کے لئے تیار ہیں"

دو گھنٹے سے زائد گفتگو جاری رہی۔ مسٹر جناح کے چودہ نکات زیر بحث تھے۔ گاندھی جی نے فرمایا ان میں سے بعض مطالبات کو نہ صرف تسلیم کرتا ہوں بلکہ ان کی تائید میں ہوں مثلاً سندھ کی بمبئی سے علیحدگی اور دوسرے صوبوں کے ساتھ سرحدی صوبے کی آئینی برابری ایسے مطالبات ہیں جن سے کسی کو اختلاف نہیں ہو سکتا۔ جو مطالبہ مشکل پیش کرتا ہے وہ مجالس قانون ساز میں نمائندگی کا مسئلہ ہے۔

جب قائداعظم کے باقی تیرہ نکات کے متعلق گاندھی جی نے اتفاق رائے کر دیا تو مسلم وفد نے گاندھی جی سے درخواست کی کہ اس مفاہمت کی تکمیل کے لئے اب مسلم وفد کو جو کچھ کرنا ہو اس سے مطلع فرمائیں۔ گاندھی جی نے کہا وہ دو تین دن تک اس سوال کا جواب بھجوا دیں گے۔ دو تین دن بعد گاندھی جی کی طرف سے ایک کاغذ کا پرزہ موصول ہوا۔ جو پنسل سے لکھا ہوا تھا اور جس پر کوئی تاریخ درج تھی نہ کوئی عنوان تھا خلاصہ اس تحریر کا یہ تھا کہ

مفاہمت کی صورت میں گاندھی جی مسلم وفد سے یہ توقع رکھیں گے کہ

مسلم وفد کانفرنس میں ان کی طرف سے پیش کردہ تمام مطالبات کی تائید کرے۔

گاندھی جی کی تحریر میں یہ مطالبہ بھی درج تھا۔ کہ مفاہمت کی صورت میں مسلم وفد اچھوت اقوام کے لئے مراعات کی تائید نہیں کرے گا بلکہ ان کے خلاف موقف اختیار کرے گا۔ اس مطالبہ پر مسلم وفد نے پورا غور کیا اور وفد اس نتیجہ پر پہنچا۔ کہ مطالبہ اس شکل میں قابل قبول نہیں۔

قصر بکنگھم میں استقبالیہ دعوت قصر بکنگھم میں مثل سابق نمائندگان کے لئے استقبالیہ دعوت دی گئی۔ سنا گیا کہ گاندھی جی نے دعوت تو قبول کر لی ہے لیکن اس تقریب میں شمولیت کی خاطر اپنے لباس میں کوئی تبدیلی یا اضافہ کرنے پر رضامند نہیں۔ اور آخر کار تاجدار برطانیہ کچھ تامل کے بعد انہیں ان کے روزمرہ کے لباس میں ہی خوش آمدید کہنے پر رضامند ہو گئے۔ یہ ہم نے بھی دیکھا کہ گاندھی جی اپنے روزمرہ کے لباس ہی میں تھے۔ ہز میجسٹی نے مسکراتے ہوئے ان سے مصافحہ کیا اور دو تین منٹ آپس میں گفتگو رہی۔ شاہ جارج پنجم کی آواز کی گونج دور تک پہنچتی تھی۔ ڈاکٹر امبید کار کے ساتھ مصافحہ کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا۔

"ڈاکٹر امبید کار مجھے تو آپ سے مصافحہ کر کے بڑی خوشی ہوئی ہے۔ ان دوسرے لوگوں کو آپ سے مصافحہ کرنے میں کیوں تامل ہوتا ہے؟"

واقعہ یہ تھا کہ گول میز کانفرنس میں ممکن ہے مہاراجہ الور کو ڈاکٹر امبید کار سے مصافحہ کرنے میں تامل ہوتا ہو لیکن کسی اور مندوب کی طرف سے ڈاکٹر امبید کار کے ساتھ کوئی امتیازی سلوک روا نہیں رکھا جاتا تھا۔ مسلمان مندوبین تو طبعاً ڈاکٹر امبید کار صاحب کا ویسے ہی احترام کرتے تھے جیسے باقی اراکین کانفرنس کا اور وزیراعظم کے تو وہ منظور نظر تھے۔"

دوسری گول میز کانفرنس میں علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب بھی وفد کی زینت تھے۔ لندن میں ان کا ورود وہاں کے فلسفی ادبی اور مستشرقین حلقوں میں بہت دلچسپی کا موجب رہا۔ والڈارف ہوٹل میں آپ کے اعزاز میں بہت وسیع پیمانے پر استقبالی دعوت کا انتظام ہوا۔ ڈاکٹر صاحب پرانے اور نئے احباب کی ملاقاتوں سے بہت محفوظ ہوئے۔ لیکن کانفرنس کی ست رفتاری سے ان کی طبیعت بہت اکتائی رہی۔

تیسری گول میز کانفرنس کے مندوبین کا انتخاب ان دنوں ہوا۔ جب میں میاں فضل حسین صاحب کی رخصت کے سلسلہ میں قائم مقام ممبر وائسرائے کونسل تھا۔ وائسرائے کی کونسل کے اجلاس میں میں نے جو نام مسلم وفد کی رکنیت کے لئے پیش کئے ان میں سے ایک تو وائسرائے نے فوراً بلا تامل رد کر دیا۔ باقی ناموں پر میرے رفقاء نے اتفاق کیا اور ان کے نام غیر مسلم نمائندگان کے ناموں کے ساتھ وزیر ہند کی خدمت میں بھیج دیئے گئے۔

وزیر ہند نے میرے تجویز کردہ دو ناموں کے متعلق اختلاف کیا (قائداعظم) مسٹر جناح کے متعلق لکھا وہ ہر بات پر تنقید تو بہت کڑی کرتے ہیں لیکن کوئی اثباتی حل پیش نہیں کرتے۔ اب انہوں نے مستقل طور پر لندن میں رہائش اختیار کر لی ہے ہندوستان کے معاملات سے ان کا براہ راست تعلق نہیں رہا۔ علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال کے متعلق لکھا کہ وہ دوسری گول میز کانفرنس میں تشریف لائے تھے لیکن انہوں نے کانفرنس کے دوران میں ایک لفظ بھی نہیں کہا۔ میں نے دونوں (-) کی شمولیت پر اصرار کیا اور وائسرائے نے میری معروضات وزیر ہند کی خدمت میں بھیج دیں۔ بالآخر وہ ڈاکٹر صاحب کو تو شامل کرنے پر رضامند ہو گئے۔ لیکن (قائداعظم) مسٹر جناح کے بارہ میں میری سعی ناکام رہی۔ چار مہینے کے لئے میاں صاحب کی جگہ حکومت ہند میں کام کرنے کا جو موقع ملا اس سے مجھے تیسری گول میز کانفرنس میں زیر بحث آنے والے امور پر حکومت ہند اور کسی حد تک وزیر ہند کے موقف کا علم ہو گیا۔ اور اس سے مجھے تیسری گول میز کانفرنس میں بہت مدد ملی۔ جب ہم لندن میں ہزہائی نس سر آغا خاں کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو بعض اراکین وفد نے سر آغا خاں کی خدمت میں گزارش کی کہ فرقہ وارانہ نیابت کا فیصلہ تو ہو گیا۔ لیکن ہمارے باقی مطالبات کے متعلق ہمیں پختہ طور پر معلوم ہونا چاہئے۔ تاکہ ہم یہ فیصلہ کر سکیں کہ امور زیر بحث پر ہم کیا موقف اختیار کریں۔ آپ وزیر ہند سے ملیں اور ان سے کہیں کہ وہ بالمشافہ ہمارے ساتھ بات چیت کر کے ہمیں بتائیں کہ ہمارے مطالبات کو وہ کس حد تک منظور کرنے کو تیار ہیں ہزہائی نس سر آغا خاں نے میرے لندن پہنچنے پر مجھے ہدایت دی تھی۔ جس دن وفد کی ملاقات ان سے ہو اس دن میں مقررہ وقت سے چند منٹ پہلے ان کی خدمت میں حاضر ہو جایا کروں اور ملاقات کے چند منٹ بعد میں بھی ٹھہر جایا کروں اس ارشاد کے مطابق میں باقی اراکین کے رخصت ہو جانے پر آپ کی خدمت میں ٹھہرا رہا۔ آپ نے فرمایا یہ تو بڑا ٹیڑھا مطالبہ ہے۔ وزیر ہند کبھی اس پر رضامند نہیں ہوں گے۔ اگر وہ اس طریق سے الگ الگ گفتگو کرنے لگے تو چند دنوں میں کانفرنس کا سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ کیونکہ کس فریق کا ان پر اعتماد نہیں رہے گا تمہاری اس کے متعلق کیا رائے ہے؟ میں نے مشورہ دیا کہ وفد کی خوشنودی کی خاطر آپ وزیر ہند سے ملیں اور ان کا رد عمل معلوم ہونے پر فیصلہ فرمائیں کہ وفد کو کیا طریق اختیار کرنا چاہئے۔ تین چار دن بعد ہزہائی نس نے بتایا کہ وہ وزیر ہند سے ملے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مشکل مرحلہ تو فرقہ وارانہ نیابت کے فیصلے کا تھا جو طے ہو چکا ہے باقی مطالبات کے متعلق جہاں تک میرا اندازہ ہے کسی دوسرے عنصر کی طرف سے کسی قسم کی مخالفت نہیں اور حکومت کو کوئی دقت پیش نہیں آنی چاہئے۔ لیکن حکومت برطانیہ ان امور کا فیصلہ بیک وقت کرنے پر آمادہ نہیں ہو گی۔ ایسا کرنے کے یہ معنی ہوں گے کہ حکومت مسلم وفد کے ساتھ الگ سمجھوتا کرنا چاہتی ہے یہ نامناسب بھی ہے اور مسلم وفد کے مفاد کے خلاف بھی ہے کانفرنس کے نمائندگان میں سے جب کوئی مجھ سے ملنا چاہتا ہے میں انکار نہیں کرتا لیکن کسی وفد کے خصوصی مطالبات کے متعلق مجھ سے گفتگو نہیں ہوتی مسلم وفد کے اراکین پہلے بھی مجھ سے ملتے رہے ہیں اور اب بھی بخوشی مل سکتے ہیں۔ مطالبات کے متعلق اطمینان کرنے کا طریق یہ ہے کہ کانفرنس کے دوران میں میں مختلف مسائل کے متعلق حکومت کا نظریہ بیان کرتا رہوں گا ایسے موقعے پر متعلقہ امور کی نسبت مزید وضاحت حاصل کرنے کے لئے مجھ سے آزادانہ سوال کئے جا سکتے ہیں۔ میں صفائی سے جواب دیتا جاؤں گا اگر وفد کی طرف سے کسی امر کی وضاحت کرنے کی ضرورت محسوس ہو تو آپ خود مجھ سے مل لیا کریں یا "ظفراللہ خاں" کو بھیج دیا کریں وہ پچھلے چند ماہ میں حکومت کے نقطہ نگاہ سے واقف بھی ہو چکا ہے میں نے ہزہائی نس کی خدمت میں گزارش کی کہ جو کچھ وزیر ہند نے ان سے کہا ہے وہ وفد سے ذکر کر دیں لیکن اگر مناسب سمجھیں تو جو کچھ میری نسبت کہا گیا ہے اس کا ذکر نہ فرمائیں۔ ہزہائی نس نے وزیر ہند کے ساتھ گفتگو کا خلاصہ وفد کے سامنے بیان کر دیا اور وفد کا اطمینان ہو گیا۔

تجاویز قرطاس ابیض کی شکل میں گول میز کانفرنس کے نتیجہ میں حکومت برطانیہ نے اپنی تجاویز قرطاس ابیض کی شکل میں پارلیمنٹ میں پیش کیں اور پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کی ایک مشترکہ کمیٹی ان پر غور کرنے کے لئے قائم ہوئی۔

اس کمیٹی کے صدر لارڈ لنلتھگو تھے جو بعد میں وائسرائے ہند ہوئے۔ اراکین میں تین سابق وائسرائے لارڈ ہارڈنگ۔ لارڈ ریڈنگ اور لارڈ ارون شامل تھے ان کے علاوہ مارکوئیس آف سالبسری۔ آرچ بشپ آف کنٹربری، سر آسٹن چیمبرلین، لارڈ ڈاربی، لارڈ زٹیلینڈ اور پالیمنٹ کے اور بہت سے نمائندے بھی اراکین میں شامل تھے شہادت کے مرحلے پر کمیٹی کے کام میں اعانت کرنے کے لئے ہندوستان سے ایک وفد کمیٹی کے ساتھ شامل کیا گیا میں بھی اس وفد میں شامل تھا۔

بقیہ صفحہ 3

ہوں تو پھر فتح ایک ثانوی چیز بن جاتی ہے۔ عددی اکثریت کے نصرت اور ظفر کے جو خواب آپ اب دیکھ رہے ہیں اس سے بڑھ کر یہ خواب آپ کے حق میں آپ کی ذاتوں میں پورے ہو چکے ہوں گے۔ پھر یہ خدا کا کام ہو گا کہ آپ کی حفاظت فرمائے، پھر یہ خدا کا کام ہو گا کہ اس دن کو قریب تر لائے جو ظاہری فتح کا دن بھی ہوا کرتا ہے۔

(از خطبہ 8۔ نومبر 1985ء)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں
جو شخص سچائی اختیار کرے گا کبھی نہیں ہو سکتا کہ ذلیل ہو اسلئے کہ وہ خدا تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کی حفاظت جیسا اور کوئی معقول قلعہ اور حصار نہیں لیکن ادھوری بات فائدہ نہیں پہنچا سکتی کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ جب پیاس لگی ہوئی ہو تو صرف ایک قطرہ پی لینا کفایت کرے گا کیا شدت بھوک کے وقت ایک دانہ یا لقمہ سے سیر ہو جاوے گا بالکل نہیں بلکہ جب تک پورا سیر ہو کر پانی نہ پئے اور کھانا نہ کھالے تسلی نہ ہوگی اسی طرح پر جب تک اعمال میں کمال نہ ہو تو ثمرات اور نتائج پیدا نہیں ہوتے جو ہونے چاہئیں ناقص اعمال خدا تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے اور نہ وہ بابرکت ہو سکتے ہیں اللہ تعالیٰ کا یہی وعدہ ہے کہ میری مرضی کے موافق اعمال کرو پھر میں برکت دوں گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

لیبیا سے ترکی کے مضبوط تعلقات

ترکی میں اسلام پسند جماعت رفاہ پارٹی کے مسٹر نجم الدین اربکان کے اقتدار سنبھالنے کے بعد سے ترکی کی خارجہ پالیسی میں نمایاں تبدیلیاں آ رہی ہیں۔ ماضی کا شدت پسند سیکولر ترکی اب ایک اسلامی ملک کا تشخص اپنا رہا ہے۔ اس کا آغاز ترکی کے وزیراعظم اربکان کے ایران کے دورے سے ہوا۔ ترکی میں حکومت میں شامل مسز تانسو چیلر بھی ان پالیسیوں کی حمایت کر رہی ہیں۔ جبکہ ماضی میں مسز تانسو چیلر کی پالیسیاں سیکولر ترکی کے شدت پسند نظریات کے عین مطابق تھیں۔

اب ترکی کے وزیراعظم لیبیا کا دورہ کرنے والے ہیں۔ وہ 2۔ اکتوبر سے مصر، لیبیا اور نائیجیریا کے دورے پر روانہ ہو رہے ہیں۔ ایران کے بعد جو ملک امریکہ کی ناراضگی کا سب سے بڑھ کر ہدف بن رہا ہے وہ لیبیا ہے۔ لیبیا پر بھی امریکہ نے اقتصادی پابندیاں عائد کر رکھی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ بیرونی ملکوں کی فضائی کمپنیاں بھی لیبیا آ جا نہیں سکتیں۔ ایک عرصے سے کسی ملک کے سربراہ نے لیبیا کا دورہ نہیں کیا لیکن ترکی کے وزیراعظم کے لیبیا کے دورے سے ان پابندیوں کی بھی خلاف ورزی ہو گی۔

ماضی میں ترکی کو امریکہ کا اہم ترین حلیف سمجھا جاتا تھا ترکی وہ واحد اسلامی ملک ہے جس نے عرصہ دراز سے اسرائیل کو تسلیم کر رکھا ہے۔ اور جس کے اسرائیل کے ساتھ سفارتی اور اقتصادی تعلقات قائم ہیں۔

ترکی کے وزیراعظم نے گزشتہ روز اپنے ملک میں لیبیائے سفیر عبدالحامد الارتاش سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کے بعد انہوں نے اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ ترکی لیبیا کے ساتھ اپنے دوستانہ تعلقات کو انتہائی مضبوط بنانا چاہتا ہے۔ امکان ہے کہ ترکی کے وزیراعظم کے لیبیا کے دورے کے دوران دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کو مضبوط بنانے کے لئے کئی سمجھوتوں پر دستخط کئے جائیں گے۔

OOO

امریکہ میں صدارت کے تیسرے امیدوار

امریکہ میں صدر کلنٹن اور باب ڈول کے درمیان صدارتی امیدوار کے طور پر مقابلہ جاری ہے۔ جس میں رائے عامہ کے اب تک کے جائزوں کے مطابق 50 سالہ کلنٹن کو اپنے حریف 73 سالہ باب ڈول پر سبقت حاصل ہے۔ لیکن اس صدارتی جنگ میں ایک کروڑپتی راس پیرو بھی امیدوار ہیں۔ یہ ریفارم پارٹی کے امیدوار ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ صدارتی انتخاب کی مہم میں جیتنے کے لئے شامل ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صدارتی انتخاب کے امیدواروں کی بحثوں میں خود کو شامل نہ کئے جانے کے پر میں مقدمہ دائر کروں گا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ چاہے کچھ بھی ہو امریکی صدارتی انتخابات میں میری جماعت 25% ووٹ حاصل کرے گی۔

یاد رہے کہ گزشتہ انتخابات میں بھی راس پیرو نے حصہ لیا تھا اور 19% ووٹ حاصل کئے تھے۔ اس وقت وہ ان انتخابات میں بطور آزاد امیدوار شامل تھے۔

امریکہ کے صدارتی نظام میں دو جماعتی نظام قائم ہے۔ ری پبلیکن پارٹی اور ڈیمو کریٹک پارٹی انتخابات میں حصہ لیتی ہے۔ اور دونوں کے امیدواروں میں کبھی ایک اور کبھی دوسرا انتخاب جیتتا رہتا ہے۔ مسٹر راس پیرو کے انتخاب جیتنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ لیکن صدارتی مہم میں شامل ہونے کے نتیجے میں ذرائع ابلاغ کے ذریعہ بڑی شہرت حاصل ہو جاتی ہے۔ شاید مسٹر پیرو بھی شہرت حاصل کرنے کا یہی شوق پورا کرنا چاہتے ہیں۔ اسی وجہ سے انہوں نے صدارتی بحثوں میں خود کو شامل نہ کئے جانے پر مقدمہ دائر کرنے کی دھمکی دی ہے۔

OOO

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

اتوار 6- اکتوبر 1996ء

12-00 رات۔ اردو کلاس (نیا)۔
1-00 دین حق کی تعلیم۔ روحانی خزائن۔
1-30 احمدیت کی تاریخ سے ایک ورق۔ از۔ بی۔ اے۔ رفیق صاحب۔
2-00 بچوں کی ملاقات۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 96-10-5 (دوبارہ)۔
3-00 چینی زبان سیکھئے۔
3-30 حکایات شیریں۔ (نیا)۔
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ ورائٹی پروگرام بیت بازی۔ ناصرات الاحمدیہ راولپنڈی بمقابلہ ربوہ۔ -دوبارہ)۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 ہمارے دوستوں سے ملئے۔
7-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)۔
8-00 چینی زبان سیکھئے۔
8-30 حکایات شیریں۔
9-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ 96-10-5 (دوبارہ)۔
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ورائٹی پروگرام بیت بازی ناصرات الاحمدیہ ربوہ بمقابلہ راولپنڈی۔
11-00 سندھی پروگرام۔
12-00 (دوپہر) دین حق کی تعلیم۔ روحانی خزائن۔
12-30 احمدیت کی تاریخ سے ایک ورق۔ از بی۔ اے۔ رفیق صاحب۔
1-00 لقاء مع العرب۔ (دوبارہ)۔
2-00 بنگلہ پروگرام۔ اردو پروگرام۔
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس (سابقہ اقساط (دوبارہ)۔
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چینی زبان سیکھئے۔
5-00 سوال و جواب سیشن۔ از حضرت امام جماعت الرابع جرمن مہمانوں کے ساتھ جرمنی۔ 96-8-21۔
6-00 (شام) ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ۔
7-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ہومیوپیتھی میڈیکل کلینک گھانا۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 البانین پروگرام۔
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ورائٹی پروگرام بیت بازی ناصرات الاحمدیہ کھاریاں بمقابلہ میرپورخاص (نیا)۔
11-00 جرمن پروگرام۔

سوموار 7- اکتوبر 1996ء

12-00 رات۔ اردو کلاس (نیا)۔
1-00 لندن سے ایک خط۔
1-30 خطاب حضرت امام جماعت الرابع اختتامی خطاب جلسہ سالانہ یو۔کے۔
3-30 چینی زبان سیکھئے۔
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ ورائٹی پروگرام۔ بیت بازی ناصرات الاحمدیہ۔ کھاریاں بمقابلہ میرپورخاص۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ہومیو پیتھک میڈیکل کلنک گھانا۔
7-00 (صبح) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ۔
8-00 نارویجین پروگرام۔
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت الرابع۔ انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ۔
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ورائٹی پروگرام بیت بازی۔ ناصرات الاحمدیہ کھاریاں بمقابلہ میرپورخاص۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو پروگرام۔ تقریر سیرت (-) از حافظ مظفر احمد صاحب۔
3-00 (سہ پہر) ترجمہ کلام الٰہی کلاس (سابقہ اقساط دوبارہ)۔
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 نارویجین زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔ احمدیت کیا ہے۔ حصہ سوئم۔
6-00 (شام) ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (نیا)۔
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ میراتھان واک یو۔کے۔1996ء
8-00 لقاء مع العرب۔ (نیا)۔
9-00 ترکی پروگرام۔
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر - ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ (نیا)۔
11-00 جرمن پروگرام۔

منگل 8- اکتوبر 1996ء

12-00 رات۔ اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (نیا)۔
1-00 دین حق کی تعلیم۔ روحانی خزائن۔
1-30 (-) اصول کی فلاسفی۔
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت الرابع۔
3-00 نارویجین سیکھئے۔
3-30 متفرق پروگرام۔
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ (دوبارہ)۔
5-00 لقاء مع العرب۔ (دوبارہ)۔
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ میراتھان واک یو۔کے۔1996ء۔
7-30 (صبح) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)۔
8-30 فرنچ سیکھئے۔
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
11-00 پشتو پروگرام۔
12-00 (دوپہر) دین حق کی تعلیم۔ روحانی خزائن۔
12-30 (-) اصول کی فلاسفی۔ (دوبارہ)۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 بنگلہ پروگرام۔ اردو پروگرام۔
3-00 (سہ پہر) ترجمہ کلام الٰہی (سابق اقساط۔ (دوبارہ)۔
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 فرنچ سیکھئے۔
5-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ 89-5-5 بیت الفضل لندن۔ یو۔کے۔
6-00 (شام) ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت الرابع۔
7-00 طبی معاملات۔ سپر ارنیل گلینڈ ڈاکٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلطان احمد مبشر۔

7-30 ایک نواحمدی کے ساتھ گفتگو۔ مکرم امیر افضل۔

8-00 لقاء مع العرب (نیا)۔

9-00 نارویجیئن پروگرام اور (-) اصول کی فلاسفی۔

10-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔

10-30 چلڈرنز کارنر-(نیا)۔

11-00 جرمن پروگرام۔

احمدیہ ٹیلیویژن انٹرنیشنل

آج کے پروگرام

بدھ 2- اکتوبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس (نیا)۔

1-00 اراؤنڈدی گلوب ہماری کائنات

1-30 متفرق پروگرام

2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (نیا)۔

3-00 چینی سیکھئے۔

3-30 حکایات شیریں (نیا)۔

4-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔

4-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔

5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔

6-00 طبی معاملات بچہ کی حفاظت حصہ 4 میزبان ڈاکٹر عالیہ عصمت مہمان ڈاکٹر امتہ الرقیب (دوبارہ)۔

6-30 ایک نواحمدی کے ساتھ گفتگو۔

7-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)۔

8-00 چینی زبان سیکھئے-(دوبارہ)۔

8-30 حکایات شیریں (دوبارہ)۔

9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت الرابع (دوبارہ)۔

10-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔

10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔

11-00 روسی پروگرام۔

12-00 (دوپہر) اراؤنڈ دی گلوب ہماری کائنات۔

12-30 متفرق پروگرام

1-00 لقاء مع العرب-(دوبارہ)۔

2-00 بنگلہ پروگرام اردو پروگرام۔

3-00 (سہ پہر) ترجمہ کلام الٰہی کلاس (سابقہ اقساط (دوبارہ)۔

4-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔

4-30 چلڈرنز کارنر۔

5-00 افریقن پروگرام۔ (-) اصول کی فلاسفی۔

6-00 (شام) نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس۔ ز حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-(نیا)۔

7-00 درثمین حصہ 10

8-00 لقاء مع العرب۔

9-00 فرنچ پروگرام پروگرام۔

10-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔

10-30 چلڈرنز کارنر۔

11-00 جرمن پروگرام۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے مکمل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 30776 میں طاہرہ تنویر زوجہ محمود احمد سوبھی قوم سوبھی پیشہ ملازمت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 133 شمالی سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-1-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر بذمہ خاوند محترم پندرہ ہزار روپے (2) زیور طلائی وزنی دس تولہ مالیتی ساٹھ ہزار روپے (3) پلاٹ برقبہ 10 مرلہ واقع نصرت آباد مالیتی ایک لاکھ اسی (80) ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 3600 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ طاہرہ تنویر چک نمبر 133 شمالی سلانوالی P.O خاص ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر 1 احسان محمد کارکن دفتر وصیت ربوہ گواہ شد نمبر 2 خضر حیات صدر جماعت احمدیہ سلانوالی ضلع سرگودھا۔

مسل نمبر 30777 میں شیخ افتخار احمد ولد شیخ ارشاد احمد قوم شیخ پیشہ میڈیکل پریکٹس عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹھ کالونی ضلع اوکاڑہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-5-19 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان برقبہ آٹھ مرلہ جس کے وارث والدہ صاحبہ دو بھائی اور چار بہنیں ہیں میرے حصہ کی قیمت۔/132000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/6000 روپے ماہوار بصورت میڈیکل پریکٹس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شیخ افتخار احمد سیٹھ کالونی 2 اوکاڑہ گواہ شد نمبر 1 خواجہ محمود احمد وصیت نمبر 18103 گواہ شد نمبر 2 محمد حسین گل وصیت نمبر 10616۔

مسل نمبر 30778 میں شیخ وحید احمد ولد شیخ نذیر احمد صاحب قوم شیخ پیشہ دکانداری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-5-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ دوکان نمبر 76 B.I.2-R برقبہ 1 میٹر 2 فٹ جس کا 1/4 حصہ واقع صدر بازار اوکاڑہ مالیتی۔/500000 روپے۔ 2۔ مکان نمبر 15/22 B.I واقع A بلاک اوکاڑہ کا 1/6 حصہ مالیتی۔/134000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/634000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/4000 روپے ماہوار بصورت مشترکہ تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شیخ وحید احمد اوکاڑہ شہر گواہ شد نمبر 1 خواجہ محمود احمد وصیت نمبر 18103 گواہ شد نمبر 2 محمد حسین گل وصیت نمبر 10616۔

مسل نمبر 30779 میں شیخ مولود احمد ولد شیخ نذیر احمد صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹھ کالونی اوکاڑہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-6-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ والد کا ترکہ مکان کا 2/13 حصہ مالیتی۔/53864 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/3000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ

داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مولود احمد سیٹھ کالونی گلی نمبر 2 اوکاڑہ شہر گواہ شد نمبر 1 خواجہ محمود احمد وصیت نمبر 18103 گواہ شد نمبر 2 محمد حسین گل وصیت نمبر 10616۔

مسل نمبر 30780 میں شیخ منیب احمد ولد شیخ نذیر احمد قوم شیخ پیشہ تجارت عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹھ کالونی ضلع اوکاڑہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-6-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ترکہ والد مکان کا 2/13 حصہ مالیتی۔/53846 روپے اس وقت مجھے مبلغ۔/6000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شیخ منیب احمد 22/14 سیٹھ کالونی گلی نمبر 2 اوکاڑہ شہر گواہ شد نمبر 1 خواجہ محمود احمد وصیت نمبر 18103 گواہ شد نمبر 2 محمد حسین گل وصیت نمبر 10616۔

مسل نمبر 30781 میں رسول بی بی زوجہ چوہدری حاکم علی صاحب قوم جٹ مرا پیشہ خانہ داری عمر 80 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 1965ء چک 241/H-L ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-11-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ حق مہر وصول شدہ۔/32 روپے۔2۔ زیورات طلائی ایک تولہ مالیتی۔/5600 روپے۔ 3۔ ترکہ والدین و خاوند زمین ساڑھے تین ایکڑ مالیتی۔/180000 روپے۔ اور نقد رقم۔/10000 روپے۔ کل مالیتی۔/195632 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/18000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رسول بی بی چک نمبر 241/H-L P/O فورٹ عباس ضلع بہاولنگر گواہ شد نمبر 1 محمد اقبال پسر موصیہ گواہ شد نمبر 2 امداد علی صدر جماعت احمدیہ چک 241/H-L ضلع بہاولنگر۔

مسل نمبر 30782 میں برہان الدین ولد اسلم پیشہ مزدوری عمر 24 سال بیعت پیدائشی

احمدی ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-1-6 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/150000 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد برہان الدین ساکن جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Ahmad Syoekrono جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Asep Misbah R-asyid جابر انڈونیشیا۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : یکم- اکتوبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت نے وزیر اعظم کے مشورے پر 29 ججوں کو مستقل کر دیا ہے اور ۱۱ جج صاحبان کو فارغ کر دیا گیا ہے۔ اس طرح سے سپریم کورٹ کے 20 مارچ 1996ء کے مشہور فیصلے پر عمل در آمد مکمل ہو گیا ہے۔ اس فیصلے نے ملکی عدلیہ اور سیاست کی صورت حال کو گزشتہ مارچ سے متاثر کر رکھا تھا۔ جو جج صاحبان مستقل کئے گئے ہیں ان میں لاہور ہائی کورٹ 14' 14 سندھ ہائی کورٹ کے 10 اور پشاور ہائی کورٹ کے 5 جج شامل ہیں۔ جو جج صاحبان مستقل کئے گئے ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس عاقل مرزا' مسٹر جسٹس عبد الحفیظ چیمہ' مسٹر جسٹس شریف بخاری' مسٹر جسٹس نسیم چوہدری' مسٹر جسٹس آصف خان' مسٹر جسٹس امیر عالم' مسٹر جسٹس کرامت بھنڈاری' جسٹس مسز فخر النساء' مسٹر جسٹس افتخار چوہدری' مسٹر جسٹس جاوید بٹر' مسٹر جسٹس تصدق جیلانی' مسٹر جسٹس اسلام بھٹی' مسٹر جسٹس راجہ خورشید اور مسٹر جسٹس راجہ صابر۔ سندھ ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس ناظم صدیقی' جسٹس مسز ماجدہ رضوی' مسٹر جسٹس علی محمد بلوچ' مسٹر جسٹس رانا بھگوان داس' مسٹر جسٹس دیدار حسین شاہ' مسٹر جسٹس رشید احمد رضوی' مسٹر جسٹس عبد الحمید ڈوگر' مسٹر جسٹس امان اللہ عباسی' مسٹر جسٹس غوث محمد اور مسٹر جسٹس حامد علی مرزا۔ پشاور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس سردار محمد رضا' مسٹر جسٹس شاکر اللہ جان' مسٹر جسٹس جاوید نواز خان گنڈاپور' جسٹس خالدہ رشید' اور مسٹر جسٹس نصیر الملک جو جج صاحبان مستقل نہیں کئے گئے وہ فوری طور پر متعلقہ ہائی کورٹوں کے جج نہیں رہے۔ ان کے نام یہ ہیں۔ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس چوہدری مشتاق' مسٹر جسٹس زاہد بخاری' جسٹس مسز ناصرہ اقبال' مسٹر جسٹس خورشید احمد' مسٹر جسٹس راؤ نعیم' جسٹس مس طلعت یعقوب' سندھ ہائی کورٹ کے جسٹس شاہنواز اعوان' جسٹس عبد المجید خانزادہ' جسٹس عبد اللطیف قریشی۔

○ مقبوضہ کشمیر میں کشمیریوں نے بھارتی انتخابات کا آخری مرحلہ بھی بموں سے اڑا دیا۔ ڈوڈہ سمیت مقبوضہ وادی میں انتخابی ڈرامے کے چوتھے ایکٹ پر مکمل ہڑتال کی گئی۔ بائیکاٹ کیا گیا اور احتجاجی مظاہرے ہوئے۔ جگہ جگہ پاکستانی پرچم لہرائے گئے۔ جھڑپوں میں کرنل اور میجر سمیت کئی بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ زیادہ تر پولنگ بوتھ ویران رہے فوج کے تشدد کے باوجود کوئی شخص ووٹ ڈالنے نہیں آیا۔ بعض جگہوں پر فوجیوں نے خود ووٹ ڈالے۔ بھارتی فوج کے ساتھ جھڑپوں میں 8 مجاہدین بھی شہید ہو گئے۔

○ وزیر داخلہ ریٹائرڈ جنرل نصیر اللہ خان بابر نے کہا ہے کہ نہ تو میں نے استعفیٰ دیا ہے اور نہ وزیر اعظم سے کوئی اختلاف ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اخبارات مرتضیٰ بھٹو کیس کو الجھا رہے ہیں۔ انہوں نے دھمکی دی کہ اگر کسی اخبار نویس نے انسپکٹر حق نواز سیال کے قتل کا الزام میرے سر لگانے کی کوشش کی تو میں پولیس کے ذریعے اس سے نبٹ لوں گا۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے لندن میں انٹرنیشنل سٹریٹجک سٹڈیز میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ بھارت ایٹمی مواد تیار کر رہا ہے اس لئے اس نے سی ٹی بی ٹی معاہدے پر دستخط نہیں کئے۔ وہ مسئلہ کشمیر کو بھی فوجی انداز میں حل کرنا چاہتے ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر قوم کا کیا مینڈیٹ لے کر گئی ہیں۔ اگر بے نظیر نے امریکہ میں کوئی معاہدہ کیا تو قوم ان کے کسی معاہدے کی پابند نہیں ہو گی۔ بی بی صرف 70 کروڑ ڈالر کی امداد لینے گئی ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ منت سماجت کر کے کسی بڑے سے ملاقات بھی کر لیں۔ ایسی جگہ کیا جانا جہاں عزت نہ ہو۔ ہم نے اڑھائی سال عزت سے گزار دیئے۔ آج دس ارب روپے کے لئے دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلایا جا رہا ہے۔ وہ مشائخ کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔

○ مشائخ کانفرنس میں مطالبہ کیا گیا کہ صدر بدعنوان حکمرانوں سے فوری نجات دلائیں اور ان کا احتساب کریں۔ دفاعی اخراجات میں کٹوتی کا مطالبہ کرنے والے غدار ہیں۔ مقررین نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ قائد اعظم کے دوش بدوش حصول پاکستان کی جنگ لڑنے والے پھر میدان میں ہیں۔

○ بھارت میں ایک پاکستانی سفارت کار کو جاسوسی کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔ ان کو بھارتی ملٹری انٹیلی جنس نے حراست میں لیا۔ لیکن بعد ازاں بھارتی وزارت خارجہ کی مداخلت پر ان کی رہائی عمل میں آ گئی۔

○ پی آئی اے نے بین الاقوامی کرایوں میں سات فیصد تک اضافہ کر دیا بچوں کے کرائے 17 فیصد تک بڑھا دیئے گئے۔ افریقی ممالک کے روٹس پر کرایوں میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا۔

○ صدر کی طرف سے ججوں کی مستقلی اور بعض ججوں کو فارغ کرنے کے اقدام کو وزیر اعظم کی پسپائی تصور کیا جا رہا ہے۔ ان کی طرف سے صدر کے نام بھجوائی گئی ایڈوائس اس کا واضح ثبوت ہے یاد رہے کہ 6 ماہ دس روز قبل سپریم کورٹ نے فیصلہ کیا تھا حکومت نے پہلے تو عدالتوں کے چیف جسٹس صاحبان کو بحال کیا مگر ججوں کے بارے میں فیصلہ نہ کیا۔ حکومت نے نظر ثانی کی اپیل بھی داخل کی پھر واپس لے لی۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ صدارتی ریفرنس کے بارے میں فریقین کی رائے لینے کے بعد فیصلہ کیا جائے گا۔ کرپشن کے الزامات کے بارے میں جب بھی کوئی باضابطہ ثبوت آیا۔ اس پر غور کیا جائے گا۔ مسٹر جسٹس الیاس کے اعزاز میں فل کورٹ ریفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم پابندیاں نہیں پھلانگیں گے۔ ہم نے آئین کے دفاع کا حلف اٹھا رکھا ہے۔

○ ایک اخبار نے دعویٰ کیا ہے کہ صدر مملکت نے وفاقی وزراء اور 15۔ اعلیٰ بیوروکریٹس کو برطرف کرنے کی ہدایت کر دی ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ میں حکومت کے وکیل نے کہا ہے کہ مسٹر منظور وٹو نے عدالت کے کٹہرے میں آنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس لئے ان کی درخواست کو مسترد کر دیا جائے۔ گورنر اور وزیر اعلیٰ کے وکیل راجہ انور نے کہا کہ اگر مسٹر وٹو کٹہرے میں نہیں آتے تو ان کے خلاف توہین عدالت کی کارروائی کی جائے۔ اگر کوئی فریق بیان حلفی دینے کے بعد جرح کے لئے پیش ہونے سے انکار کر دے، تو اس کی رٹ درخواست منظور نہیں کرنی چاہئے۔ ان کا عدالت میں آنے سے انکار ان کے بیان حلفی کے جھوٹا ہونے کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ عدالت چاہے تو گورنر خود عدالت میں آنے کو تیار ہیں۔

○ صوبائی محتسب کے تقرر کا آرڈی ننس جاری کر دیا گیا ہے۔ تاہم صوبائی محتسب کے نام کا تعین ابھی تک نہیں ہو سکا۔ وفاقی محتسب کسی ریٹائرڈ جج کو جبکہ گورنر کسی ریٹائرڈ فوجی افسر کا تقرر چاہتے ہیں وزیر اعظم کی امریکہ روانگی کی وجہ سے صوبائی محتسب کے تقرر کا حتمی فیصلہ نہیں ہو سکا۔

○ افغانستان کی طالبان کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ خواتین ملازمت نہیں کریں گی۔ گھر بیٹھیں اور تنخواہ لیں۔ ان کی تنخواہیں قومی خزانے سے دی جائیں گی۔ حکومت کے ترجمان نے کہا ہے کہ خواتین کی تعلیم پر پابندی نہیں لگائی گئی۔ یہ الزام غلط ہے۔

سستا علاج
بذریعہ ہومیو پیتھک ادویات
ہومیو ڈاکٹر عزیز احمد خان
D.H.M.S. R.H.M.P.
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار۔ ربوہ
فون: ۲۱۲۳۹۹ گھر ۲۱۱۳۹۹

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
■ ہر ماہ 5-6-7 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ۔ 212855
کوٹھی نمبر ۱ محلہ دار العلوم غربی ربوہ۔ 212755
■ ہر ماہ 10-11-12 تاریخ مکان نمبر 2029
گلی نمبر 32 سیکٹر I-10/2۔ اسلام آباد
فون 415845
■ ہر ماہ 15-16 تاریخ قلعہ کالروالہ ناروال
مرید کے روڈ، سیالکوٹ
■ ہر ماہ 20-21-22-23 تاریخ محمود آباد
نزد پوسٹ آفس کراچی فون: 5889743
■ ہر ماہ 25-26-27 تاریخ حضوری باغ روڈ
پرانی کوتوالی، ملتان
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں
مشہور دواخانہ
جی۔ ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس، گوجرانوالہ
فون 254634 فیکس 219065

محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ
خاکسار لندن اور افریقہ کے دورہ کے بعد اپنی دوکان "ڈش ماسٹر ربوہ" پر آپکی خدمت کیلئے حاضر ہے۔ ڈش اینٹنا سے متعلق معلومات اور پرابلمز کی دوری کے لئے نیز احمدیہ ٹیلیویژن کی چوبیس گھنٹے گلوبل بیم نشریات واضح اور صاف دیکھنے کیلئے اب جدید ترین سیٹلائیٹ سسٹم سے استفادہ فرمائیں۔ اس میں ڈش کا سائز چھوٹا اور قیمت بھی بہت کم ہے۔ آپکی بہتر خدمت کیلئے ہماری ماہرانہ سوچ اور مشورہ اپنے ڈش اینٹنا کے ٹارگٹ کو پورا کرنے کیلئے رجوع کریں
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
بشارت احمد خان
فون: 0092-4524-211274
537
538

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534